از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 25 ستمبر 1957

دی سٹیٹ آف بمبئی

بنام

سُبھاگ چند ایم دوشی

(ایس آر داس چیف جسٹس وینکٹاراما آئر، بی پی سنہا، جے ایل کپور اور اے کے سرکار جسٹس صاحبان)۔

سرکاری ملازم-زبردستی سبکدوشی-آیا یہ برخاستگی یا ہٹانے کے مترادف ہو-آیا آئین کے آرٹیکل 311(2) پر لاگو ہو-بمبئی سول سروسز رولز، جیسا کہ سوراشٹر حکومت نے ترمیم کی ہے، قاعدہ 165-A-آیا اختیار سے باہر ہے-آئین ہند، آرٹیکل 311(2)۔

بمبئی سول سروسز رولز کا قاعدہ 165-A، جو ریاست سوراشٹر پر لاگو ہوتا ہے، جیسا کہ ترمیم کی گئی ہے، فراہم کرتا ہے: حکومت کسی بھی سرکاری ملازم کو 25 سال کی طے شدہ خدمات یا 50 سال کی عمر مکمل کرنے کے بعد سبکدوش کرنے کا مکمل حق رکھتی ہے، بغیر کوئی وجہ بتائے خدمات جو بھی ہو، اور اس بارے میں خصوصی معاوضے کے کسی بھی دعوے پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اس حق کا استعمال اس وقت کے علاوہ نہیں کیا جائے گا جب کسی سرکاری ملازم کی مزید خدمات جیسے کہ نااہلی یا بے ایمانی کی وجہ سے مفادِ عامہ میں ہو۔"

30 اکتوبر 1952 کو سوراشٹر کی حکومت نے مذکورہ بالا اصول کے تحت کام کرتے ہوئے مدعا علیہ کی خدمات کو لازمی طور پر ختم کرنے کا حکم جاری کیا۔ مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں ایک رٹ درخواست دائر کی جس میں حکم کے جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ یہ اسے بدانتظامی یا نااہلی کے کسی بھی الزام کے بغیر اور بغیر کسی تفتیش کے بغیر بنایا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں یہ آئین ہند کے آرٹیکل 311(2) کی خلاف ورزی تھی۔ اگرچہ مدعا علیہ نے حکم کی تاریخ کو 50 سال کی عمر مکمل کر لی تھی، لیکن اس کی دلیل یہ تھی کہ اس حقیقت کے پیش نظر کہ قاعدہ 165-A میں کہا گیا ہے کہ سبکدوش

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہونے کے حق کا استعمال نا اہلیت یا بے ایمانی کی بنیاد کے علاوہ نہیں کیا جائے گا، کسی افسر کو سبکدوش کرنے کا حکم برخاستگی یا ہٹانے کے ذیلی موقف میں تھا اور اسے آرٹیکل 311(2) کے تقاضوں کو پورا کرنا ہوگا، اور وہ قاعدہ A-165، جہاں تک اس نے حکومت کو بغیر کسی وجہ کے اور بغیر کسی تفتیش کے خدمات ختم کرنے کا اختیار دیا ہے، آرٹیکل 311(2) کے منافی تھا۔) اور اس لیے اختیار سے باہر ہے۔

حکم ہوا کہ قاعدہ A-165 آرٹیکل 311(2) کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور یہ اقتدار کے اندر ہے، اور یہ کہ 30 اکتوبر 1952 کا اعتراض شدہ حکم درست ہے۔

قاعدہ A-165 کے تحت کوئی حکم برخاستگی یا ہٹانے کا نہیں ہے اور آرٹیکل 311(2) اس طرح کے حکم پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

شیام لال بنام ریاست اتر پردیش، (1955) I.S.C.R. 26، نے وضاحت اور پیروی کی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: 1955 کی دیوانی اپیل نمبر 182۔

دیوانی متفرق درخواست نمبر 1953 کے 52 میں سابق سوراشٹر عدالت عالیہ کے 26 فروری 1954 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

آر گنپتی آئیر، کے ایل ہاتھی اور آر ایچ ڈھبر، اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندہ کی طرف سے این سی چٹرجی، جے بی دادا چنجی اور رامیشور ناتھ۔

25.1957 ستمبر۔

عدالت کا فیصلہ وینکٹاراما ائر جسٹس کے ذریعے دیا گیا-

یہ مدعاعلیہ کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن میں سوراشٹر کی عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل ہے، جس میں 30 اکتوبر 1952 کو ریاست سوراشٹر کی طرف سے انہیں ملازمت سے سبکدوش کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔

مدعاعلیہ کو 1948ء میں حکومت ہند کے زیر انتظام ریاست جوناگڑھ میں ریاستی گیسٹ ہاؤسز کا سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا تھا اور بعد میں اس تقرری میں اس کی تصدیق کی گئی۔ 1949 میں، جوناگڑھ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ریاست سوراشٹر میں ضم ہو گیا، اور اس کے بعد، مدعاعلیہ کی خدمات اس ریاست کے ذریعہ جاری رکھی گئیں، اور انہیں وقتاً فوقتاً مختلف عہدوں پر مقرر کیا گیا۔ 15 جون 1950 کو، انہیں سیلز ٹیکس آفیسر، مدھیہ سوراشٹر، راجکوٹ مقرر کیا گیا، اور 16 اپریل 1952 کو اس عہدے پر ان کی تصدیق ہوئی۔ 30 اکتوبر 1952 کو، سوراشٹر کی حکومت نے 1948 کی حکومتی قرارداد نمبر 60 کے تحت کام کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے، ان کی خدمات کو لازمی طور پر ختم کرنے کا حکم جاری کیا۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے سوراشٹر کی عدالت عالیہ میں ایک رٹ درخواست دائر کی، جس میں اس حکم کے جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ یہ اسے بدانتظامی یا نااہلی کے کسی بھی الزام کے بغیر اور بغیر کسی تفتیش کے بغیر بنایا گیا تھا، اور اس کے نتیجے میں، آرٹیکل 311 (2) کی خلاف ورزی تھی۔ فاضل ججوں نے اس دلیل کو برقرار رکھا، اور زیر بحث حکم کو اس بنیاد پر الگ کر دیا کہ یہ درحقیقت برخاستگی کا حکم تھا، اور چونکہ کوئی تفتیش نہیں ہوئی ہے، اس لیے یہ غیر قانونی اور کالعدم تھا۔ اس اپیل کو آرٹیکل 133 (1)(c) کے تحت ایک سرٹیفکیٹ پر ان کے فیصلے اور حکم کے خلاف ترجیح دی گئی ہے۔

اس مرحلے پر سوال سے متعلق متعلقہ اصولوں کا حوالہ دینا آسان ہو گا۔ بمبئی سول سروسز رولز کا قاعدہ 161، جسے ریاست سوراشٹر نے کچھ ترامیم کے ساتھ اپنایا تھا، مندرجہ ذیل ہے:

"سوائے اس کے کہ اس قاعدے کی دیگر شقوں میں دوسری صورت میں فراہم کیا گیا ہے، کمتر ملازم کے علاوہ کسی سرکاری ملازم کی لازمی سبکدوشی کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس پر وہ 55 سال کی عمر کو پہنچتا ہے۔ اسے لازمی سبکدوشی کی تاریخ کے بعد صرف حکومت کی سابقہ منظوری کے ساتھ خدمت میں برقرار رکھا جا سکتا ہے، عوامی بنیادوں پر جسے تحریری طور پر درج کیا جانا چاہیے۔"

یہ کہا جا سکتا ہے کہ مدعاعلیہ کمتر نوکر نہیں تھا، اور اس لیے یہ قاعدہ اس پر لاگو ہوتا تھا۔

پھر، قاعدہ 165-A تھا، جو ان شرائط میں تھا؛

"ایک مجاز اتھارٹی ان قواعد کے تابع کسی بھی سرکاری ملازم کو سرکاری ملازمت سے ہٹا سکتی ہے یا اسے بدانتظامی، دیوالیہ پن یا نااہلی کی بنیاد پر اس سے سبکدوش ہونے کا مطالبہ کر سکتی ہے:

بشرطیکہ، اس طرح کا کوئی حکم جاری ہونے سے پہلے، بمبئی سول سروسز، کنڈکٹ، ڈسپلن اور اپیل رولز کے قاعدہ 33 کے نوٹ 1 میں مذکور طریقہ کار پر عمل کیا جائے گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نوٹ 1 جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے مندرجہ ذیل ہے:

"برخاستگی، ہٹانے یا عہدے میں کمی کے حکم سے پہلے عمل کیے جانے والے طریقہ کار کے لیے، سول سروسز (درجہ بندی، کنٹرول اور اپیل) رولز، 1930 کا قاعدہ 55 دیکھیں، جسے ان قواعد کے ضمیمہ I میں دوبارہ پیش کیا گیا ہے۔ اس اصول کے تحت کارروائی کرنے میں افسران کی رہنمائی کے لیے حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات ان قواعد کے ضمیمہ دوم میں موجود ہیں۔

قاعدہ 55، جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے، جہاں تک یہ مادی ہے، مندرجہ ذیل ہے:

"پبلک سرونٹس انکوائریز ایکٹ 1850 توضیعات پر جانبداری کے بغیر، کسی خدمات کے رکن کو برخاست کرنے، ہٹانے یا کم کرنے کا کوئی حکم (حقائق پر مبنی حکم کے علاوہ جس کی وجہ سے اسے فوجداری عدالت میں سزا سنائی گئی) اس وقت تک نہیں دیا جائے گا جب تک کہ اسے تحریری طور پر ان بنیادوں سے آگاہ نہ کیا جائے جن کی بنیاد پر اسے کارروائی کرنے کی تجویز کی گئی ہے، اور اسے اپنا دفاع کرنے کا مناسب موقع فراہم کیا گیا ہے۔ جن بنیادوں پر کارروائی کرنے کی تجویز کی گئی ہے انہیں ایک قطعی الزام یا الزامات کی شکل میں کم کر دیا جائے گا، جو الزام عائد کیے گئے شخص کو ان الزامات کے بیان کے ساتھ مطلع کیا جائے گا جس پر ہر الزام مبنی ہے اور کسی بھی دوسرے حالات کے بارے میں جس پر کیس پر حکم منظور کرتے وقت غور کرنے کی تجویز ہے۔ اسے مناسب وقت کے اندر اپنے دفاع کا تحریری بیان پیش کرنے اور یہ بتانے کی ضرورت ہوگی کہ آیا وہ ذاتی طور پر سننا چاہتا ہے۔ اگر وہ ایسا چاہتا ہے یا اگر متعلقہ اتھارٹی ایسا کرنے کی ہدایت کرتی ہے تو زبانی تفتیش کی جائے گی۔ اس تفتیش میں ایسے الزامات کے بارے میں زبانی گواہی سنی جائے گی جو تسلیم نہیں کیے گئے ہیں، اور ملزم شخص گواہوں سے جرح کرنے، ذاتی طور پر گواہی دینے اور ایسے گواہوں کو بلانے کا حقدار ہوگا جو وہ چاہے، بشرطیکہ تفتیش کرنے والا افسر، تحریری طور پر درج کی جانے والی خصوصی اور کافی وجہ سے گواہ کو بلانے سے انکار کر سکے۔ کارروائی میں شواہد کا کافی ریکارڈ اور نتائج اور اس کی بنیاد کا بیان ہوگا۔" ان قواعد کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کسی سرکاری ملازم کو بدعنوانی، دیوالیہ پن یا ناکارہ ہونے کی وجہ سے سبکدوش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اس کی پیرانہ سالی کی عمر 55 سال سے پہلے کی تحقیقات ہونی چاہیے جیسا کہ قاعدہ 55 میں فراہم کیا گیا ہے۔ مدعا علیہ کی شکایت یہ ہے کہ وہ 30 اکتوبر 1952 کو صرف 50 سال کے تھے، اور چونکہ قاعدہ 55 کے مطابق کوئی جانچ نہیں تھی، اس لیے سبکدوشی کا حکم غیر قانونی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قاعدہ نمبر A-165، تاہم سوراشٹر حکومت نے 28 ستمبر 1950 کو اور پھر 15 جنوری 1952 کو ترمیم کی تھی، اور متعلقہ تاریخ کو، قاعدہ، جس میں ترمیم کی گئی تھی اور جو مادی نہیں ہے اسے خارج کر دیا گیا تھا، مندرجہ ذیل تھا:

"حکومت کو یہ ہدایت دیتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ بمبئی سول سروسز رول A-165 فقرہ اور نوٹ اس حکومت کے ملازمین پر لاگو نہیں ہوں گے۔ حکومت کو مندرجہ ذیل احکامات جاری کرنے پر مزید خوشی ہے جو ایسے ملازمین پر لاگو ہوں گے:

حکومت کسی بھی سرکاری ملازم کو 25 سال کی طے شدہ خدمات یا 50 سال کی عمر مکمل کرنے کے بعد سبکدوش کرنے کا مکمل حق رکھتی ہے، بغیر کوئی وجہ بتائے خدمات جو بھی ہو، اور اس بارے میں خصوصی معاوضے کے کسی بھی دعوے پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اس حق کا استعمال اس وقت کے علاوہ نہیں کیا جائے گا جب کسی سرکاری ملازم کی مزید خدمات جیسے کہ نااہلی یا بے ایمانی کی وجہ سے اسے ختم کرنا مفادِ عامہ میں ہو۔ اس طرح یہ قاعدہ استعمال کے لیے ہے:

(i) کسی ایسے سرکاری ملازم کے خلاف جس کی کارکردگی خراب ہے لیکن جس کے خلاف نااہلی کے باضابطہ الزامات لگانا مطلوب نہیں ہے یا کسی ایسے شخص کے خلاف جو مکمل طور پر موثر ہونا چھوڑ چکا ہے (یعنی جب کسی سرکاری ملازم کی قدر واضح طور پر اس کی تنخواہ سے مطابقت نہیں رکھتی ہے جو وہ حاصل کرتا ہے) لیکن اس حد تک نہیں کہ رحم دلانہ الاؤنس پر اس کی سبکدوشی کی ضمانت دے۔ اور

(ii) ایسی صورت میں جہاں رشوت ستانی واضح طور پر قائم ہو حالانکہ بمبئی سول سروسز کنڈکٹ، ڈسپلن اینڈ اپیل رولز کے تحت کوئی مخصوص مثال ثابت ہونے کا امکان نہیں ہے۔

اس اصول کے تحت، حکومت کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ کسی افسر کی خدمات کو بغیر کسی وجہ بتائے ختم کر سکتی ہے، اگر اس نے 25 سال کی خدمت مکمل کر لی ہو یا 50 سال کی عمر حاصل کر لی ہو۔ اس قاعدے کے تحت ہی یہ حکم واضح طور پر 30 اکتوبر 1952 کو دیا گیا تھا، اور چونکہ مدعا علیہ نے اس تاریخ کو 50 سال کی عمر مکمل کر لی تھی، اس لیے یہ حکم اس قاعدے کے ذریعے ریاست کو دیے گئے اختیار کے دائرہ کار میں ہو گا، اور اسے برقرار رکھا جانا چاہیے، جب تک کہ یہ قاعدہ خود ہی اقتدار سے باہر نہ ہو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

اب، عدالت میں مدعاعلیہ کی طرف سے لیا گیا موقف یہ تھا کہ پیرانہ سالی کی عمر سے پہلے کسی افسر کو سبکدوش کرنے کا حکم برخاستگی یا ہٹانے سے متعلق تھا اور اسے درست ہونے کے لیے، آرٹیکل 311(2) اور اس قاعدے A-165 کے تقاضوں کو پورا کرنا ضروری ہے، جہاں تک کہ اس نے حکومت کو بغیر کسی وجہ کے اور بغیر کسی تفتیش کے خدمات ختم کرنے کا اختیار دیا ہے، آرٹیکل 311 (2) کے منافی تھا، اور اس لیے یہ دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ اس دلیل کو درج ذیل عدالت میں فاضل ججوں کی حمایت حاصل ہوئی۔

چونکہ مذکورہ فیصلہ دیا گیا تھا، یہ سوال کہ آیا لازمی سبکدوشی کا حکم آرٹیکل 311(2) کے تحت برخاستگی یا ہٹانے کا تھا، اس عدالت میں شیام لال بنام ریاست اتر پردیش([1]) میں غور کے لیے سامنے آیا، اور یہ حکم ہوا کہ اس طرح کا حکم اس آرٹیکل کے معنی میں برخاستگی یا ہٹانے کے مترادف نہیں تھا، اور اس کے ذریعے محفوظ نہیں تھا۔ اگر یہ فیصلہ موجودہ کیس پر لاگو ہوتا ہے- اور یہ اپیل کنندہ دلیل ہے کہ ایسا ہوتا ہے- تو اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں ہو سکتا کہ 30 اکتوبر 1952 کا حکم درست ہے، اور یہ کہ یہ اپیل کامیاب ہونی چاہیے۔ مدعاعلیہ کی طرف سے جناب این سی چٹرجی کا دعوی ہے کہ یہ فیصلہ موجودہ اپیل پر حکومت نہیں کرتا، اور اس دلیل کی حمایت میں ان دلیل اس طرح بیان کی جاسکتی ہے: آرٹیکل 465-A کے نوٹ I میں شامل لازمی سبکدوشی کے بارے میں قاعدہ، جس پر شیام لال کے معاملے([1]) میں غور کیا گیا تھا، ان شرائط میں تھا:

" حکومت کسی بھی افسر کو بغیر کوئی وجہ بتائے پچیس سال کی طے شدہ خدمات مکمل کرنے کے بعد سبکدوش کرنے کا مکمل حق رکھتی ہے، اور اس وجہ سے خصوصی معاوضے کے کسی بھی دعوے پر غور نہیں کیا جائے گا۔

قاعدہ 165-A کسی خاص مواد میں مذکورہ بالا اصول سے مختلف ہے، اس میں کہ مذکورہ بالا اصول کو شامل کرنے کے بعد، یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس حق کا استعمال نااہلی یا بے ایمانی کی بنیاد کے علاوہ نہیں کیا جائے گا۔ آرٹیکل 465-A کے نوٹ I کے تحت سبکدوشی کے حکم میں اس افسر کے کردار یا صلاحیت کے خلاف کوئی بدنما داغ اور کوئی الزام نہیں ہے، جس کی خدمات ختم کر دی گئی ہیں۔ لیکن جہاں منسوخی قاعدہ 165-A کے تحت ہے، اس میں افسر کی کارکردگی یا صلاحیت کی عکاسی ہونی چاہیے، اور جہاں کسی شخص کی خدمات کو نااہلی یا بے ایمانی کی بنیاد پر پیرانہ سالی کی عمر سے پہلے ختم کر دیا جاتا ہے، اسے صرف برطرفی یا برطرفی سمجھا جاسکتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

صفحہ 41 پر شیام لال کے کیس ([1]) میں درج ذیل مشاہدات میں اس دلیل کی حمایت طلب کی گئی تھی:

"اس بات میں شک ہو سکتا ہے کہ ہٹانا- میں اس اصطلاح کو برخاستگی کے مترادف استعمال کر رہا ہوں-عام طور پر اس کا مطلب یہ ہے کہ افسر کو کسی طرح سے قابل مذمت یا ناقص سمجھا جاتا ہے، یعنی یہ کہ وہ کسی بدانتظامی کا مجرم رہا ہے یا اس میں صلاحیت یا صلاحیت کی کمی ہے یا اپنے فرائض کو انجام دینے کی خواہش ہے جیسا کہ اسے کرنا چاہیے۔ ایسے حالات میں اس کے خلاف کی گئی ہٹانے کی کارروائی اس طرح افسر کے لیے ذاتی طور پر کسی بنیاد پر ثابت اور جائز ہے۔ اس طرح کی بنیادوں میں، افسر کے خلاف کچھ الزام یا الزام لگانا شامل ہے جس کی افسر کے ذریعے ممکنہ طور پر تردید یا وضاحت کی جا سکتی ہے۔ لازمی سبکدوشی کی صورت میں الزام یا الزام کا کوئی عنصر نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ لازمی سبکدوشی کا یہ اختیار اس وقت استعمال کیا جا سکتا ہے جب اس اختیار کا استعمال کرنے والا اختیار اس بدانتظامی کو ثابت نہیں کر سکتا جو کارروائی کرنے کی اصل وجہ ہو سکتی ہے لیکن جو بات قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ نوٹ I کے آرٹیکل 465-A کے آخری جملے میں دی گئی ہدایات یہ واضح طور پر واضح کرتی ہیں کہ الزام یا الزام کو اختیارات کے استعمال کے لیے قیود میں نہیں بنایا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، لازمی سبکدوشی کا کوئی بدنما داغ یا بدانتظامی یا نااہلی کا اثر نہیں ہوتا ہے۔"

یہ استدلال کیا گیا کہ ان مشاہدات سے جو اصول اخذ کیا جانا چاہیے وہ یہ تھا کہ جہاں سبکدوشی میں بدنما داغ یا بدانتظامی یا نااہلی کا الزام شامل ہے، تو اسے برخاستگی کے طور پر سمجھا جانا چاہیے، اور اس اصول پر، قاعدہ 165-A کے تحت سبکدوشی کا حکم برخاستگی یا ہٹانے میں سے ایک ہونا چاہیے۔

یہ دلیل اس غلط فہمی پر آگے بڑھتی ہے کہ شیام لال کے معاملے ([1]) میں کیا فیصلہ ہوا تھا۔ وہاں تعین کا نقطہ صرف یہ تھا کہ آیا سبکدوشی کا حکم آرٹیکل 311(2) کے دائرہ کار میں آنے والی برطرفی یا برطرفی کا تھا، اور یہ قرار دیا گیا کہ ایسا نہیں تھا۔ اس فیصلے کا تناسب یہ ہے: قواعد کے تحت، برخاستگی کا حکم ایک ایسی سزا ہے جو کسی سرکاری ملازم پر عائد کی جاتی ہے، جب یہ پایا جاتا ہے کہ وہ بدانتظامی یا نااہلی یا اس طرح کے جرم کا مرتکب ہوا ہے، اور یہ مجرمانہ ہے، کیونکہ اس میں پنشن کا نقصان شامل ہوتا ہے جو قواعد کے تحت پہلے سے دی گئی خدمت کے سلسلے میں جمع ہوتا۔ ہٹانے کا حکم بھی برخاستگی کے حکم کی طرح ہی ہوتا ہے، اور اس میں وہی نتائج شامل ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان فرق صرف اتنا ہے کہ برخاست ہونے والا نوکر دوبارہ تقرری کا اہل نہیں ہے، جب کہ ہٹایا گیا نوکر دوبارہ تقرری کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اہل نہیں ہے۔ سبکدوشی کا حکم برخاستگی کے حکم اور ہٹانے کے حکم دونوں سے مختلف ہوتا ہے، اس لحاظ سے کہ یہ قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ سزا کی شکل نہیں ہے، اور اس میں کوئی تعزیراتی نتائج شامل نہیں ہیں، اس لیے کہ سبکدوش شخص اپنے قابلیت کے مطابق خدمت کی مدت کے تناسب سے پنشن کا حقدار ہے۔

اب، آرٹیکل 311(2) کی بنیادی پالیسی یہ ہے کہ جب کسی نوکر کے خلاف سزا کے ذریعے کارروائی کرنے کی تجویز پیش کی جاتی ہے اور اس میں اس کی طرف سے پہلے سے حاصل کردہ فوائد ضبط کیے جاتے ہیں، تو اسے سنا جانا چاہیے اور حکم کے خلاف وجہ ظاہر کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ لیکن اس غور کا کوئی اطلاق نہیں ہو سکتا ہے جہاں حکم سزا کا نہیں ہے اور اس کے نتیجے میں پہلے سے حاصل ہونے والے فوائد کا کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے، اور ایسی صورت میں، اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ملازمت کی قیود اور خدمات کے قواعد کو نافذ نہیں کیا جانا چاہئے۔ اس طرح، یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ آیا نوکر کی خدمات کو ختم کرنے کا حکم برخاستگی یا ہٹانے کا ہے، اصل معیار یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا اس میں پہلے حاصل کردہ فوائد کا کوئی نقصان شامل ہے یا نہیں۔ اس جائزے کو لاگو کرتے ہوئے، قاعدہ 165-A کے تحت کسی حکم کو برخاستگی یا ہٹانے کا حکم نہیں مانا جا سکتا، کیونکہ اس میں ماضی کی خدمات کے لیے واجب الادا متناسب پنشن کو ضبط کرنا شامل نہیں ہے۔

کیا اس سے اس موقف میں کوئی فرق پڑتا ہے، جیسا کہ مدعا علیہ کی طرف سے دعوی کیا گیا ہے، کہ قاعدہ 165-A شیام لال کے معاملے (1) میں آرٹیکل 465-A کے نوٹ I کے برعکس فراہم کرتا ہے کہ اس اختیار کا استعمال بدانتظامی یا نااہلی کے معاملات کے علاوہ نہیں کیا جانا چاہیے؟ جب حکومت کسی نوکر کو پیرانہ سالی کی عمر سے پہلے سبکدوش کرنے کا فیصلہ کرتی ہے، تو وہ کسی اچھی وجہ سے ایسا کرتی ہے، اور یہ عام طور پر بدانتظامی یا نااہلی ہو گی۔ درحقیقت، شیام لال کے معاملے (1) میں، حکومت نے متعلقہ افسر کو بدانتظامی اور نااہلی کے الزامات کا نوٹس دیا اور اس کی وضاحت طلب کی، حالانکہ باضابطہ تحقیقات نہیں کی گئیں۔ یہ فراہم کرتے ہوئے کہ بدانتظامی یا نااہلی کی صورت میں کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی، قاعدہ 165-A نے صرف وہی واضح کیا جو آرٹیکل 465-A کے نوٹ I میں مضمر تھا۔ قابل توجہ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ بدانتظامی اور نااہلی وہ عوامل ہیں جو اس بارے میں داخل ہوتے ہیں جہاں حکم برخاستگی یا ہٹانے یا سبکدوشی کا ہوتا ہے، لیکن یہ فرق یہ ہے کہ جب کہ سبکدوشی کی صورت میں وہ پس منظر اور جانچ پیش کرتے ہیں، اگر حکم ہوا ہے اور جانچ کرنے کی ذمہ واری ہوتی ہے- صرف ان حکام کے اطمینان کے لیے ہوتی ہے جنہیں کارروائی کرنی ہوتی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے، برخاستگی یا ہٹانے کی صورت میں، وہ اسی بنیاد پر تشکیل دیتے ہیں جس پر حکم دیا جاتا ہے اور اس پر جانچ رسمی ہونی چاہیے، اور اسے قدرتی انصاف کے اصولوں اور آرٹیکل 311(2) کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے۔ یہ بھی شامل کیا جانا چاہیے کہ مذکورہ بالا کردار کے سوالات تب ہی پیدا ہو سکتے ہیں جب قواعد پیرانہ سالی کی عمر اور لازمی پیرانہ سالی کی عمر دونوں طے کرتے ہیں اور ایک سرکاری ملازم کی خدمات ان دو اوقات کے درمیان ختم کر دی جاتی ہیں۔ لیکن جہاں لازمی سبکدوشی کی عمر طے کرنے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے، یا اگر کوئی ہے اور نوکر اس میں مقرر کردہ عمر سے پہلے سبکدوش ہے، تو اسے صرف آرٹیکل 311(2) کے تحت برخاستگی یا برطرفی سمجھا جا سکتا ہے۔

اب، قاعدہ 165-A کی شق جس پر مدعاعلیہ انحصار کرتا ہے، اس کی حقیقی تعمیر پر، ریاست کو پہلے سے مطلق قیود میں دیئے گئے اختیار پر کوئی رکاوٹ عائد نہیں کرتا ہے، کہ وہ اپنے نوکر کی خدمات کو بغیر کسی وجہ بتائے ختم کر دے۔ جب اس اصول کے تحت کارروائی کرنے کی تجویز پیش کی جاتی ہے تو یہ واقعی محکمہ جاتی ہدایات کی نوعیت میں ہوتا ہے، اور یہ واضح کرتا ہے کہ الزامات کی تحقیقات صرف حکام کے اطمینان کے لیے ہوتی ہے۔ اس کے مطابق ہماری رائے ہے کہ قاعدہ 165-A آرٹیکل 311(2) کی خلاف ورزی نہیں ہے اور یہ اقتدار کے اندر رہے، اور یہ کہ 30 اکتوبر 1952 کا متنازعہ حکم، جو اس کے ذریعے دیئے گئے اختیارات کے استعمال میں منظور کیا گیا ہے، درست ہے۔

مدعاعلیہ کے لیے یہ دلیل بھی اٹھائی گئی کہ ریاست جوناگڑھ میں نافذ خدمات کے قواعد کے تحت، پیرانہ سالی کی عمر 60 سال تھی، کہ الحاق کے دستاویز کے آرٹیکل XVI میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ کئی ریاستوں میں عوامی خدمات کے مستقل اراکین کو ان شرائط پر جاری رکھا جائے جن پر وہ الحاق کی تاریخ پر عہدے پر فائز تھے، اور یہ کہ اس عہدنامے کے تحت، مدعاعلیہ 60 سال کی عمر تک جاری رہنے کا حقدار تھا۔ اس موقف کی حمایت میں بھولا ناتھ جسٹس ٹھاکر بنام ریاست سوراشٹر ([1]) کے فیصلے پر انحصار کیا گیا۔ لیکن رٹ پٹیشن میں ایسا کوئی دعوی پیش نہیں کیا گیا، اور اب اسے اٹھانے میں بہت دیر ہو چکی ہے۔

نتیجے میں، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، نچلی عدالت کا حکم کالعدم قرار دیا جاتا ہے، اور مدعاعلیہ کی درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔ پارٹیاں پورے وقت اپنے اخراجات خود برداشت کریں گی۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document